مولای صل وسلم دائما ابدا ۔ درس حدیث ۔ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جنابِ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رہنے سہنے اور ملنے جلنے کے جو آداب بتلائے ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب کسی کے پاس جاؤ تو اِجازت کے بغیر اندر داخل نہ ہو پہلے اجازت طلب کرو اجازت مل جائے تو فبہا ورنہ واپس آجاؤ اجازت نہ ملنے کی وجہ سے خفا نہ ہو برا نہ مانو قرآنِ کریم میں ہے ﴿اِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا﴾ اگر تم سے کہا جائے کہ واپس ہوجاؤ تو لوٹ آؤ اجازت تین بار طلب کرو، تین دفعہ اجازت چاہنے پر پھر بھی اگر اجازت نہ ملے تو اُسے مجبور سمجھو اور دل میں کسی طرح کا میل نہ لاؤ۔

اس حدیث میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک دفعہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیغام پہنچا کہ وہ آپ کو یاد فرمارہے ہیں، فرماتے ہیں میں چلا گیا تین مرتبہ سلام کیا مگر اندر سے کوئی جواب نہ ملا اس لیے میں واپس لوٹ آیا، (بعد میں ملاقات ہوئی تو) حضرت عمرؓ نے دریافت فرمایا کہ (اُس روز) آپ کیوں نہیں آئے ؟ آپ نے جواب دیا کہ میں تو آیا تھا تین دفعہ دروازے کے باہر آکر سلام کیا

(یعنی تین بار اجازت چاہی) مگر آپ نے جواب نہیں دیا اس لیے واپس لوٹ آیا (کیونکہ) مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اِذَا اسْتَئْاذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَہٗ فَلْیَرْجِعْ [۱] ''اگر تم میں سے کسی کو تین دفعہ اجازت چاہنے سے اجازت نہ ملے تو واپس ہو جائے۔'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اس پر کوئی گواہ پیش کرو، چھوٹی عمر کے ایک صحابی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ حضرت عمرؓ کے پاس چلا گیا اور (اس حدیث کی) گواہی دی۔

ایک مرتبہ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے (ماں شریک) چھوٹے بھائی حضرت کلدہ کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کچھ تحائف دے کر بھیجا، آپ اُس وقت ایک وادی میں اُونچی جگہ تشریف فرما تھے، حضرت کلدہ فرماتے ہیں کہ جب میں آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو نہ سلام کیا اور نہ ہی اجازت طلب کی، اس پر آپ نے فرمایا اِرْجِعْ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَاَدْخُلُ [۲] یعنی واپس جاؤ اور پھر یہ کہو ''السلام علیکم'' کیا میں داخل ہو سکتا ہوں ؟ مطلب یہ ہے کہ سلام کرو اور اندر آنے کی اجازت طلب کرو گویا آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ کوئی کسی سے بغیر سلام کہے ملے اور اجازت حاصل کیے بغیر اُس کے پاس جائے۔

آپ نے جہاں اُمت کو ان باتوں کی تعلیم فرمائی وہاں خود بھی ان پر عمل فرماتے رہے خود ایسے موقعوں پر اجازت طلب فرماتے اور سلام کرتے، آپ جب کہیں تشریف لے جاتے تو دروازے کے بالکل سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ ایک طرف کو ہو کر کھڑے رہتے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ دروازے میں درازیں ہوں اور اچانک اندر نظر چلی جائے یا ہو سکتا ہے کہ دروازہ کھل جائے اور کھلتے ہی کسی کا سامنا ہو جائے اس لیے آپ خود بہت احتیاط رکھتے تھے۔

ایک تابعی حضرت عطاء ابن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کیا میں اپنی والدہ سے بھی اجازت حاصل کروں ؟ (اس آدمی کے گھر میں ان کی والدہ

---

[۱] مشکوۃ شریف کتاب الاداب رقم الحدیث ۴۶۶۷ [۲] مشکوۃ شریف رقم الحدیث ۴۶۷۱

رہتی تھی اس لیے دریافت کیا کہ جبکہ گھر میں میری والدہ کے علاوہ اور کوئی نہیں تو کیا پھر بھی اجازت حاصل کرنے کی ضرورت ہے ؟) آپ نے فرمایا ہاں، پھر بھی اجازت چاہو !

اُس نے پھر عرض کیا کہ میں تو ہمیشہ گھر میں ان کے ساتھ رہتا ہوں ! !

آپ نے جواب میں پھر ارشاد فرمایا کہ اجازت حاصل کرو۔

اُس نے پھر عرض کی کہ اِنِّیْ خَادِمُھَا میں تو اپنی والدہ کا خادم ہوں یعنی ہر وقت ہی ان کے کام کرتا رہتا ہوں ! ! !

آپ نے پھر فرمایا کہ تمہیں اجازت حاصل کرنی چاہیے اور آپ نے انہیں ایسی عجیب طرح سمجھایا کہ وہ فوراً مان گئے فرمایا کہ اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاھَا عُرْیَانَۃً [۱] یعنی کیا تم اُسے ننگا دیکھنا پسند کرو گے ؟ یعنی ہوسکتا ہے کہ وہ نہا رہی ہو یا کپڑے بدل رہی ہو اور تم بے کھنکارے یا بغیر زمین پر زور سے پاؤں مارے یا بغیر آواز دیے داخل ہو تو وہ عریانی کی حالت میں ہو، اُنہوں نے عرض کیا نہیں میں اپنی والدہ کو ننگا دیکھنا پسند نہیں کرتا، آپ نے فرمایا بس پھر اجازت حاصل کرو اجازت کے بغیر اندر داخل نہ ہوا کرو کیونکہ جس طرح غیر کا اجازت کے بغیر اندر جانے میں بے پردگی یا دوسری خرابیوں کا اندیشہ ہے اسی طرح ہمیشہ رہنے والوں اور خاموں کے اجازت کے بغیر جانے میں بھی بے پردگی وغیرہ کا خدشہ ہے اس لیے اجازت چاہنی ضروری امر ہے البتہ اپنے گھر میں داخل ہونے کے لیے کھنکارنا یا زور سے پاؤں مارنا وغیرہ بھی کافی ہے جس سے یہ اندازہ ہوجائے کہ اندر داخل ہونے ہی والے ہیں تاکہ اگر کوئی اور پردہ والی عورت بھی گھر میں آئی ہوئی ہو تو گھر والے منع تو کرسکیں اور بے پردگی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سرورِ کائنات ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آخرت میں آنحضرت ﷺ کا ساتھ نصیب کرے۔ [۲]

وَصَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

---

[۱] مشکوۃ شریف رقم الحدیث ۴۶۷۴ . [۲] بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۷/ مارچ ۱۹۶۹ء